حرمتِ شراب

ایک شبہ کا ازالہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ عثمان بن عبدالقادر الصافی

ترجمہ

ابو عبداللہ ریاض شیخ

مع ضمیمہ

شراب کی حقیقت و مضرات

ناشر

پاک مسلم اکادمی

الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اردو بازار، لاہور ۲ (پاکستان)

پچاس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حرمتِ شراب

ایک شبہ کا ازالہ

الشیخ عثمان بن عبدالقادر الصافی

ترجمہ

ابوعبداللہ ریاض شیخ

مع ضمیمہ

شراب کی حقیقت و مضرّات

ناشر

پاک مُسلم اکادمی

الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور (پاکستان)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

(۱) حرمتِ شراب

مقدمہ - مترجم	۲
اصل مسئلہ	۴
باب اوّل - عام احکام	
پہلا اصول	۶
دوسرا اصول	۷
تیسرا اصول	۹
چوتھا اصول	۱۱
باب دوم - تحریم کے صیغے	
الامر بالفعل	۱۳
واجب	۱۴
اجتناب	۱۶
النہی	۲۰
التحریم	۲۱
ترک	۲۳
وذر	۲۴
مس، ہجر	۲۵
قرب سے مناہی	۲۶
ایاکم - دع	۲۸
قرائن	۲۹
باب سوم - تحریم کی احادیث	۳۲
حرام ہونے کی تاکید	۳۴
تھوڑی بھی حرام	۳۵
دوسرے محرمات	۳۶
شراب گناہ کبیرہ	۳۷
شراب پر حد شرعی	۴۰

(۲) شراب کی حقیقت و مضرات

شراب کی اقسام	۴۱
شراب کے نقصانات	۴۱
شراب ادویات میں	۴۳
ایک ماہر غذائیات کی رائے	۴۵
شراب کے خلاف ردّ عمل	۴۶

ظفر سنز پرنٹرز لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدّمہ

(مترجم)

اس سال ماہ اپریل میں مختصر مدّت کے لئے لندن جانے کا اتفاق ہوا
وہاں سکونت پذیر میرے خالہ زاد بھائی نے ایک سوال اٹھایا کہ شراب
کی حرمت کے متعلق قرآنِ پاک میں جو آیت آئی ہے اس میں لفظ حرام
استعمال نہیں ہوا بلکہ لفظ اجتناب آیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا
لفظ حرام استعمال نہ ہونے کے باوجود شراب اسی طرح حرام ہے جیسے
دوسرے محرمات؟ میں اپنی کم علمی کے باعث اس سوال کا خاطر خواہ
جواب نہ دے سکا۔ تاہم لندن سے واپسی کے معًا بعد مدینہ منوّرہ میں
ایک ہفتہ گزارنے کا موقع میسّر آ گیا۔ اس دوران مجھے الشیخ عثمان بن
عبدالقادر الصافی کی لکھی ہوئی عربی زبان میں تحریم الخمر کے بارے میں
ایک مختصر کتاب مل گئی جس میں اس آیتِ قرآنی کے بارے میں مفصل
وضاحت کی گئی ہے اور ازالۂ شبہات کر دیا گیا ہے۔ افادۂ عام کے پیشِ نظر
مَیں نے اس کتاب سے خوشہ چینی کر کے اسے اُردو کے قالب میں ڈھال دیا
ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اُمّ الخبائث اور اس کے شر سے
محفوظ رکھے۔ آمین والله ولی التوفیق۔

ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ
ستمبر ۱۹۸۴ء

ابوعبداللہ ریاض شیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل مسئلہ

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی ہے کہ چونکہ قرآنِ پاک میں شراب کے لئے لفظ "حرام" استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ لفظ **اِجْتَنِبُوْا** استعمال ہوا ہے، لہٰذا یہ حرام ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ شراب تم پر حرام ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ اس سے بچو۔

مسئلہ کی اہمیت

حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ صرف شراب کے ساتھ نہیں ہے بلکہ شریعتِ مطہرہ کے کئی دیگر احکام بھی حرام کا لفظ استعمال کئے بغیر حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس شبہ کا ازالہ کر دیا جائے تاکہ حرام امور کی وضاحت ہو جائے اور شک کرنے والوں کے لئے کوئی حُجت باقی نہ رہے۔

شبہ کے اسباب

یہ شبہ والی بات جن لوگوں کی زبان پر آئی ہے ان میں سے بعض تو دھوکہ باز اپنے خبثِ باطن کے سبب یہ بات کرتے ہیں، یا پھر جاہل، سادہ لوح لوگ محض سُنی سنائی باتوں کے سبب گمراہ ہو گئے ہیں۔ جہاں تک خبثِ باطنی کا تعلق ہے تو یہ ہدایت سے دُور رہنے کی وجہ ہے اور اللہ کی کتاب اور سُنّتِ رسول ﷺ پر عمل سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اس کا علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ اور اللہ کی طرف رجوع ہے۔ نیز سچے دل سے ایمان لانا ہے اور عمل میں اخلاص اور قلب ونظر میں پاکیزگی پیدا کرنا ہے۔

جہاں تک جہالت کا تعلق ہے اس کا علاج علم ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

"خبردار! اگر تمہیں علم نہیں ہے تو پوچھ لیا کرو۔ بے شک عجز ونادانی کا علاج سوال ہے۔"

اس جہالت کی بنیادی وجہ بھی اہل علم سے دین کا نہ سیکھنا ہے خصوصاً اب جبکہ علم اٹھتا جا رہا ہے اور علمائے حق کا وجود نادر ہوتا جا رہا ہے اور صرف اللہ جل شانہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے علم حاصل کرنے والوں کی کمی ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے دین کے معاملات میں لاعلمی اور جہالت بڑھ رہی ہے اور شرع میں ان باتوں پر چلنا شروع کر دیا گیا ہے جن کا کوئی وجود نہیں۔

گمراہی کے پھیلانے میں ایک سبب وحی الٰہی کی زبان عربی سے ناواقفیت بھی ہے۔ خصوصاً اس مسئلہ میں یعنی شراب کے حرام ہونے کے بارے میں۔ لہٰذا اگلے صفحات میں اس شبہ کا مکمل ازالہ کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

عام احکام

پہلا اصُول

اس شک کو رفع کرنے کے لئے یہ بنیادی بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ بے شک حرام ہونا ایک شرعی حکم ہے لیکن اس کے لئے صرف ایک لفظ حرام نہیں ہے جیسا کہ کچھ لوگوں کو دھوکہ ہو گیا ہے۔ بلکہ ہر وہ کام حرام ہے جس کے ترک کر دینے کا حکم دیا گیا ہو اور اس کا کرنے والا گنہگار ہوتا ہو (یعنی سزا کا مورد ہوتا ہو، اور اس کے چھوڑنے والے کو اجر و ثواب ملتا ہو)

حرام اُمور صرف اس لئے حرام نہیں ہوتے کہ ان کا نام حرام رکھ دیا گیا ہے، بلکہ اس لئے حرام قرار دئیے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو پابند کیا گیا ہے کہ ان کے قریب بھی نہ جائیں۔ اس کے لئے حرام کے علاوہ دوسرے اور الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً "المحظور" (جس چیز سے ڈرایا جائے) اسی طرح لفظ حرام کے دوسرے صیغے مثلاً "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ"۔ اور اسی طرح ہر وہ لفظ جو کسی چیز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز رہنے کا مفہوم رکھتا ہے اسی طرح اگر کسی کام کے کرنے پر انسان کے لئے سزا قرار دی گئی ہے تو وہ بھی حرام کے ضمن میں شمار ہوگا۔

دوسرا اصول

شریعت کے عملی احکام کے پانچ درجے ہیں:

۱۔ واجب ۲۔ حرام
۳۔ مندوب ۴۔ مکروہ
۵۔ مباح

۱۔ ان احکام کا بیان آیاتِ قرآنیہ میں اجمال واختصار کے ساتھ آیا ہے۔ جن میں شریعت کے عملی اور ایمانی عقائد کے تمام احکام شامل ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرہ)

"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

نیز ارشاد ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (سورۃ الانفال ۹۰ : ۲۴)

"اے ایمان والو! مانو حکم اللہ کا اور رسولؐ کا جس وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تم کو ایسے کام پر بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے۔"
چنانچہ شریعت کے احکام بجا لانے کو عام طور پر اطاعتِ الہٰی اور اطاعتِ رسولؐ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ (سورۃ الانفال ۹ : ۲۰)

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم سن رہے ہو۔"

اس کے علاوہ کچھ دوسرے صیغے بھی ہیں جو اوامرِ شریعت کو بجا لانے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ جس کی مثال یہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (سورۃ الحشر آیت ۷)

"جو کچھ تمہیں رسولِ پاک دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔"

یہی بات احادیثِ نبویؐ میں وارد ہوئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"میں جس چیز کا تمہیں حکم دوں، اس میں سے جو کچھ بھی تمہاری استطاعت میں ہو بجا لاؤ اور جس چیز سے منع کروں، اس سے اجتناب کیا کرو۔"

مندرجہ بالا مثالوں سے جس امر کا سمجھانا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام آیات و احادیث میں کسی جگہ بھی لفظ "حرام" نہیں آیا۔ حالانکہ یہ سب آیات و احادیث شریعت کے احکام واجب، حرام، مباح، اور مکروہ وغیرہ پر دلالت کرتی ہیں۔ اور احکام شریعت کے وجوب اور تحریم کا درجہ رکھتی ہیں۔

تیسرا اصول

مذکورہ بالا آیات و احادیث کے علاوہ بسا اوقات واجب و حرام امور کو امر و نہی کے اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح متعدد آیات میں اطاعتِ خداوندی کے لئے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔ اور یہ امر اطاعت کے واجب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح حرام اور معصیت کے امور کو کرنے کی سزا کا بیان کیا گیا ہے مثلاً اطاعت کے اجر و ثواب کے بارہ میں ارشادِ الٰہی ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (سورۃ النور آیت ۵۲)

"اور جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی، اور ڈرتا رہا اللہ سے۔ اور تقویٰ اختیار کیا۔ یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔"

معصیت کے انجام کے بارے میں ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا۔ (سورۃ الجن آیت ۲۳)

"اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اُس کے رسولؐ کی اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔"

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اللہ کی نافرمانی اور اس کے رسول کی نافرمانی میں ذرّہ برابر بھی فرق نہیں ہے۔ اس بات پر قرآنِ پاک کی کئی ایک آیات شاہد ہیں مثلاً:

"فرما دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اُس کے رسولؐ کی۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو ان پر ہے جو اُنہوں نے اٹھایا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔ اور اگر تم رسول اللہؐ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔ اور ہمارے رسولؐ کے ذمّے صاف صاف پہنچا دینا ہے۔"

(سورۃ النور آیت ۵۴)

مزید فرمایا:

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ۔

(سورۃ الشعراء آیت ۲۱)

"اور اگر یہ لوگ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیں کہ میں اس سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو۔"

اور سورۃ النساء کی آیت ۸۰ میں ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، پس اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔"

یہ آخری آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو کوئی اللہ کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کا نافرمان ٹھہرے گا۔ قرآنِ پاک کے اعجاز کی یہ کس قدر عمدہ مثال ہے۔

حدیث پاک میں بھی یہی ارشاد ہے:

"جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ ہلاک ہوگا۔"

اللہ کی اطاعت کا تقاضا ہے کہ اس کے رسولؐ کی اطاعت کی جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے خود بخود اللہ کی اطاعت ہو جاتی ہے۔

چوتھا اصول

احکامِ شریعت عربی زبان میں نازل ہوئے ہیں۔ قرآنِ پاک اور ارشاداتِ نبویؐ عربی زبان میں ہیں۔ اس لئے احکام کے استنباط کے لئے اس زبان کا جاننا بہت اہم عنصر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔

(سورۂ یوسف آیت ۲)

"بے شک ہم نے قرآنِ پاک عربی زبان میں نازل کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ تم سمجھ سکو۔"

اس حقیقت کے اعلان کے لئے قرآنِ پاک میں آٹھ آیات آئی ہیں۔

وحی الٰہی عربی میں نازل ہوئی ہے تو اس کو سمجھنے کے لئے بھی لازم ہے کہ اس کا مطالعہ عربی زبان کے پس منظر میں کیا جائے۔ کوئی آیتِ قرآنی اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اسی زبان میں اطاعتِ خدا اور رسولؐ اور اس کی نافرمانی سے بچنے کے احکام ہیں اور ان صیغوں کا ذکر بھی جن سے کسی چیز کے حرام ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

تحریم کے صیغے

الامر بالفعل

کسی چیز کے واجب ہونے کے لئے عربی زبان میں (الامر بالفعل) کا صیغہ ہے (یعنی کسی کام کے کرنے کا حکم دینا) حرام قرار دینے کے لئے اس کام سے منع کرنے یا اس کام کو چھوڑ دینے کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

تفصیل میں جانے سے پہلے مناسب ہے کہ اس بات کی نشاندہی کر دی جائے کہ احکامِ شریعت صرف حرام اور حلال تک ہی منحصر نہیں بلکہ شریعت کے عملی احکام پانچ ہیں:

۱۔ واجب ۳۔ مندوب

۲۔ حرام ۴۔ مکروہ

۵۔ مباح

علمِ فقہ و اصول میں جو چیز حرام کے مقابل ہے۔ اس کو واجب کہا جاتا ہے کیونکہ حرام کے لئے کسی چیز کو نہ کرنے کا حکم آیا ہے جب کہ فرض اور واجب کے لئے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریم (مناہی) کے صیغوں کی تشریح کرنے سے پہلے یہ بات بھی واضح رہے کہ جس طرح تحریم کے مختلف صیغے ہیں اسی طرح واجب کے لئے بھی مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

ا۔ واجب

واجب کے صیغوں میں سے ایک لفظ "فرض" ہے۔ ارشاد باری تعالٰے ہے:

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ

"اللہ نے فرض کیا ہے تمہارے لئے قسموں کو حلال کرنا"

دوسری جگہ آتا ہے:

فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً (سورۃ النسا آیت ۲۴)

"ان کو دو ان کے حق (مہر) جو مقرر ہو گئے"

(ب) دوسرا صیغہ جو واجب فرض کے لئے استعمال ہوا ہے وہ "کتب" ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

(البقرہ آیت ۱۸۳)

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جیسے ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح فرمایا :

"كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۶)

"تم پر قتال فرض کیا گیا ہے اور یہ تم کو ناگوار ہے"

اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۲۷ میں ارشاد ہے :

" وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ۔

" اور وہ جو تم کو سنایا جاتا ہے کتاب میں، سو حکم ہے یتیم عورتوں کا جن کو تم نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے"

(ج) ایک دوسرا لفظ جو واجب کے لئے استعمال ہوا ہے وہ "حق" ہے مثلاً سورۃ الذاریات کی آیت ۱۹ میں ارشاد ہے :

"وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ۔"

" اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے"

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۱ میں ارشاد ہے :

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ

" اور مطلقہ عورتوں کو خرچ دینا موافق دستور کے یہ لازم ہے متقی لوگوں پر"

(د) واجب کے لئے استعمال کئے گئے دوسرے صیغوں میں سے ایک "علیٰ" بھی ہے جیسے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔ (سورۂ آلِ عمران آیت ۹۷)

" اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر (کعبہ) کا جو کوئی اس تک راہ پائے۔"

اس کے علاوہ اور بھی وجوب کے کئی صیغے ہیں۔ جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

واضح رہے کہ وجوب کے لئے استعمال کئے گئے تمام صیغوں کا مفہوم اپنے اندر کسی کام کو ترک کرنے کی مناہی کا ثبوت بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ جس کام کے کرنے کا حکم ہے اس کو چھوڑ دینا بلا شبہ حرام ہے۔ یہ شرط نہیں ہے کہ لازمی طور پر ان الفاظ میں ہی کہا جائے کہ نماز چھوڑ دینا حرام ہے، تب ہی نماز چھوڑ دینا حرام ثابت ہو۔

۲۔ اجتناب

کسی چیز کے حرام قرار دینے کے لئے استعمال ہونے والے صیغوں میں سے سب سے واضح صیغہ "اجتناب" کا ہے۔ یہی شراب کے بارے میں استعمال ہوا ہے۔ جو ہماری بحث کا موضوع ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔
(سورۃ المائدہ آیات ۹۰ - ۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے اور شیطانی عمل ہیں۔ سو ان سے بچ کے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

"شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈالے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، کیا اب تم باز آجاؤ گے؟ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسولؐ کا، اور بچتے رہو۔ پھر اگر تم پھر وگے تو جان لو کہ ہمارے رسولؐ کا ذمہ تو کھول کر پہنچا دینا ہے۔"

"اجتناب" کے لغوی معنی دوری کے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر خمر یعنی شراب ایک جانب ہو تو تم دوسری جانب ہو جاؤ۔ اس طرح لفظ اجتناب میں ایک خاص تعبیری بلاغت ہے۔

یہ صیغۂ اجتناب شراب کی حرمت کے علاوہ دوسرے امور کے حرام قرار دینے کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ نہ صرف اعمال بلکہ غلط عقائد اور بری عادتوں کے حرام ہونے کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (سورۃ الحج آیت ۳۰-۳۱)

"اور بچتے رہو بتوں کی گندگی سے، اور بچتے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ کی طرف کے ہو کر، نہ اس کے ساتھ شریک بنا کر۔"

اسی طرح ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ (سورۃ النحل آیت ۳۶)

"اور ہم نے بھیجے ہر اُمّت میں رسول کہ بندگی کرو اللہ کی اور طاغوت سے بچ کے رہو۔"

شاہ عبدالقادرؒ نے طاغوت کے لفظ کی تفسیر میں بت اور شیطان اور زبردست ظالم لکھا ہے۔

سورۃ الزمر کی آیت ۱۷ میں ارشاد ہوا ہے:

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ؕ

"اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ ان کو پوجیں اور اللہ کی طرف رجوع کیا۔ ان کو خوشخبری ہے۔"

سورۃ ابراہیم کی آیت ۳۵ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا میں بھی یہی لفظ وارد ہوا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔

"اور جس وقت کہا ابراہیمؑ نے، اے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا دے، اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم اصنام کو پوجیں۔"

حرمتِ شراب کے بارے میں قرآنِ پاک میں جو لفظ "اجتناب"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارد ہوا ہے۔ یہ لفظ شراب کے علاوہ عقائد کفریہ سے بچنے کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ جس سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے کہ یہ لفظ کسی چیز کو حرام قرار دینے کے لئے سب سے واضح اور قوی لفظ ہے۔ اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ لفظ "اجتناب" کسی کام کے منع کرنے میں حرام ہونے کے حکم سے کچھ کم معنی رکھتا ہے تو پھر بتوں کی پوجا کو بھی (جو کھلا شرک ہے) حرام نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کے لئے بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے لیکن یہ بات کوئی صاحب عقل تسلیم نہیں کرے گا۔

قرآن کریم کی یہ بلاغت ہے کہ یہی لفظ "اجتناب" قیامت کے دن نیکوکاروں اور بدکاروں کے درمیان فرق کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى

(سورۃ اللیل آیت ۱۷ و ۱۸)

"دوزخ سے وہ شخص دور رہے گا جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنے مال کو پاک کرنے کی غرض سے مال اللہ کی راہ میں دیتا رہا"

جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى

(سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۱ ـ ۱۲)

"اس سے بڑا بدبخت دور رہے گا جو کہ بڑی آگ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالا جائے گا۔"

اسی طرح کبیرہ گناہوں سے باز رہنے کے بارے میں بھی ارشاد ہوا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ (سورۃ النجم آیت ۳۲)

"اور جو لوگ دور رہتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بےحیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی۔"

اور جب یہ لفظ "اجتناب" غلط عقائد سے منع کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے تو یہ ممنوعہ افعال کے لئے تو بدرجۂ اتم تحریم کی دلیل ہے۔

۳۔ النہی

ممانعت اور باز رہنے کے صیغوں میں ایک "النہی" ہے۔ نہی اصولی طور پر منع کے معنیٰ رکھتا ہے کیونکہ یہ لفظ کسی کام کے چھوڑ دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

(سورۃ النحل آیت ۹۰)

"اللہ حکم کرتا ہے انصاف اور بھلائی کا اور رشتہ داروں کو دینے کا، اور منع کرتا ہے بےحیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے :

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر آیت ۷)

"جو کچھ اللہ کا رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آجاؤ"

سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۵۶ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔

"(آپ) فرما دیجئے کہ میں منع کیا گیا ہوں کہ میں ان کی عبادت کروں تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو"

۴۔ التحریم

کسی کام سے منع کرنے کے صیغوں میں ایک صیغہ "التحریم" ہے۔ اصولِ قواعد اور قرآنِ پاک کی آیتوں کی تعبیر کے لحاظ سے اس لفظ میں اور تحریم کے دوسرے صیغوں میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ چنانچہ کلام اللہ میں تحریم کے متعدد صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی لفظ کا قرآنِ پاک میں کسی دوسرے ہم معنیٰ لفظ کی نسبت زیادہ مرتبہ وارد ہونا احکامِ شریعت کے استنباط کے لئے اس لفظ کو دوسرے الفاظ پر کوئی خاص مقام و مرتبہ عطا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا۔ کیونکہ تعبیر کا تعلق کسی لفظ کی تعداد سے قطع نظر اس کے مفہوم اور دلیل سے ہوتا ہے۔ بالفاظِ دیگر اگر کسی آیت میں ایک واضح لفظ وارد ہوا ہے تو وہ اس کام کے بارے میں قطعی حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ خواہ اس آیت کے علاوہ وہ لفظ اور کہیں نہ آیا ہو۔ بصورت دیگر اگر لفظ کا مفہوم ظنی ہوگا تو اس کام کے بارے میں حکم بھی ظن کا درجہ رکھتا ہوگا۔

کسی ایک لفظ کا ایک سے زیادہ مرتبہ وارد ہونا اور مختلف تصریفات کے ساتھ وارد ہونا قرآنِ پاک کی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے ہے۔ جس کی تشریح کا یہاں موقع نہیں۔

حرمتِ خمر پر شبہ کرنے والوں کے اس خیال میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ نہ اصولی طور پر، نہ لغوی اور منطقی اعتبار سے، نہ فہم وذوق کے کسی پیمانے سے کہ لفظ "التحریم" کو کوئی اہمیت حاصل ہے۔ یا یہ لفظ مناہی کے احکام میں کوئی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ان حضرات کو یہ شبہ غالباً لفظِ حرام کے بکثرت استعمال سے پیدا ہوا ہے۔

جن آیات میں صیغہ "تحریم" وارد ہوا ہے ان میں سے ایک سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ ہے جس میں ارشاد ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

"وہ لوگ جو اتباع کرتے ہیں رسولِ اکرمؐ کی جو نبی ہے اُمّی، جس کو اپنے پاس تورات اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ حکم کرتا ہے ان کو نیک کاموں کا اور منع کرتا ہے بُرے کاموں سے اور حلال کرتا ہے اُن کے واسطے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر خبائث یعنی ناپاک"

اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب خبائث میں شامل ہے۔ بلکہ اسے تو اُمّ الخبائث کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ شریعت ہی ہے جو کسی چیز کو خبیث قرار دے سکتی ہے۔ انسان اپنی عقل کو اس میں کسوٹی نہیں بنا سکتا۔

۵۔ ترک

لفظ "ترک" بھی منع کے معنی رکھنے کے سبب تحریم کا درجہ رکھتا ہے۔ جیسے ارشاد ہے:

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا (سورۂ جمعہ)

"اور جب دیکھیں تجارت یا تماشا تو کھنڈ جائیں اس کی طرف اور آپ کو کھڑا چھوڑ جائیں"

اسی طرح عقلمند کے بارے میں سورۂ یوسف کی آیت ۳۷ میں ارشادِ خداوندی ہے:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ -

"میں نے چھوڑ دیا دین اس قوم کا جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت پر اور وہ کافر ہیں۔"

۶- وَذَر

لفظ وَذَرٌ کے معنی ہیں "چھوڑ دینا"۔ یہ لفظ بھی اپنے اندر تحریم کا درجہ رکھتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

(سورۃ جمعہ آیت ۹)

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے ندا دی جائے تو دوڑو اللہ کی یاد کو، اور چھوڑ دو خرید و فروخت۔"

چنانچہ اس امر پر سب کا اتفاق و اجماع ہے کہ نمازِ جمعہ کے وقت خرید و فروخت اور تجارت حرام ہے۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے :

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ -

(سورۃ الانعام آیت ۱۲۱)

"اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا ہوا۔"

اسی طرح قومِ صالحؑ پر اللہ تعالیٰ نے اونٹنی پر زیادتی کرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل کو بھی اسی لفظ سے حرام قرار دیا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ۔ (سورۃ الاعراف آیت ۷۳)
"یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے پس اس کو چھوڑ دو تاکہ یہ اللہ کی زمین پر کھاتی پھرے۔"

۷۔ "مس" سے مناہی

لفظ "مس" (چھونا) سے بھی کچھ افعال کے حرام ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے:
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (سورۃ الاعراف آیت ۷۳)
"پس چھوڑ دو اس کو اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ بُری طرح پھر تم کو عذابِ الیم پکڑ لے گا۔"

۸۔ ہجر

لفظ "ہجر" (دوری) بھی کئی امور کو حرام قرار دینے کے لئے استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے۔ مثلاً ارشادِ الٰہی ہے:

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ "اور گندگی سے دُور رہو"

(سورۃ المدثر آیت ۵)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (سورۃ الفرقان آیت ۳۰)

"اور کہا رسولؐ نے، اے رب! میری قوم نے اس قرآن سے دُوری اختیار کر لی"

جبکہ قرآن سے ہجر اور دُوری اختیار کرنا حرام ہے۔

اسی طرح نافرمان بیویوں کے بارہ میں ارشاد ہوا ہے:

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ (سورۃ النساء آیت ۳۴)

"اور جُدا کر دو ان کو سوتے ہیں (بستروں میں)

۹۔ قرب سے مناہی

بسا اوقات کسی چیز کے "قرب" (پاس جانے) سے روک کر اس کی حرمت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ مفہوم لفظ اجتناب کے مترادف ہو جاتا ہے۔ مثلاً یتیم کا مال کھانا بالاجماع حرام ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ (سورۃ الانعام آیت ۱۵۲)

"اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے، مگر جس طرح بہتر ہو جب تک وہ اپنی قوت (سن شعور) کو نہ پہنچے"

اسی طرح اس لفظ لَا تَقْرَبُوْا سے زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا۔

(سورۃ الاسرا آیت ۳۲)

"زنا کے پاس بھی نہ جاؤ۔ بے شک یہ بے حیائی ہے اور بُرا راستہ ہے"

اسی طرح شراب کے حرام ہونے کا حکم آنے سے پہلے نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا جا چکا تھا۔ اس کے لئے بھی یہی لفظ وارد ہوا ہے۔ ارشاد الہٰی ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی۔ (سورۃ النساء آیت ۴۳)

"اے ایمان والو! نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے میں ہو"

اور فواحش کے حرام ہونے کے لئے بھی یہی لفظ وارد ہوا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ

"اور بے حیائی کے کاموں کے قریب مت جاؤ۔ خواہ کھلا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں خواہ چھپا ہو۔"

۱۰۔ لفظ اِیَّاکُمْ

یہ لفظ "ایاکم" (بچ کر رہو) کا استعمال اگرچہ قرآن مجید میں نہیں ہوا۔ تاہم احادیث میں یہ لفظ کئی مقام پر وارد ہوا ہے۔ اسے لفظ "علیکم" کے مقابل سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ارشاد نبوی ہے:

عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ وَاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ۔

"تم پر سچ لازم ہے اور جھوٹ سے بچ کر رہو۔"

۱۱۔ دَعْ

دَعْ (چھوڑ دینا) کا لفظ بھی کسی چیز کے حرام ہونے کے لئے آیا ہے مثلاً ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَا تُطِعِ الْکَافِرِیْنَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَدَعْ اَذَاھُمْ

(سورۃ الاحزاب آیت ۴۸)

"اور کہا نہ مان کافروں اور منافقوں کا اور چھوڑ دے ان کا ستانا۔"

یہ لفظ حدیثِ نبویؐ میں یوں آیا ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو کوئی جھوٹ بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو
اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔"

۱۲۔ قرائن

حرام قرار دینے کا ایک اسلوب "قرائن" بھی ہوتے ہیں مثلاً:

(الف) جب کسی غلط کام پر سزا بیان کر دی جائے تو محض سزا کا بیان تحریم کا صیغہ استعمال کیے بغیر حرام کا حکم لگا دیتا ہے۔ تہمت لگانے والوں کے بارے میں ارشاد الٰہی یوں ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا
بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً
وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۔ (سورۃ النور آیت ۴)

"جو لوگ عیب لگاتے ہیں پاک دامن بیبیوں کو، پھر نہ لائیں
چار مرد گواہ تو مارو ان کو اسّی کوڑے۔ اور کبھی ان کی گواہی قبول
نہ کرو اور وہی لوگ فاسق ہیں۔"

(ب) اسی طرح لعنت کا مستحق قرار دینا بھی کسی کام کو حرام قرار دینا ہوتا ہے۔
جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَعْتَدُوْنَ - (سورۃ المائدہ آیت ۷۸)

"لعنت کی گئی بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کی زبان سے، یہ اس وجہ سے کہ گنہگار تھے، اور حد پر نہ رہتے تھے۔"

بالکل یہی لعنت کا لفظ حدیث شریف میں شراب کے بارے میں بھی آیا ہے۔

(ج) کئی دوسرے افعال کی عقوبت بیان کرکے بھی ان کو حرام کیا گیا ہے مثلاً:

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۴)

"بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو اللہ نے اتارا ہے کتاب میں اور اس کو بیچتے ہیں ثمن قلیل کے عوض۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور اللہ ان سے قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

(د) اس ضمن میں کئی دوسرے الفاظ بھی آتے ہیں مثلاً:

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ (سورہ آلِ عمران آیت ۷۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔"

وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورۃ آل عمران آیت ۷۷)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر نہیں کرے گا۔"

"غَضِبَ اللّٰهُ عَلٰی ..." "اللہ کا غضب نازل ہوا ان پر ..."

بَرِيْئٌ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ "وہ اللہ کے ذمہ سے بری ہو گئے۔"

أَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - "میں قیامت کے دن اس کا فریق مقابل ہوں گا۔"

یہ تمام کے تمام اسلوب اشیاء اور امور کے حرام قرار دینے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

ان تمام صیغوں کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے کہ تحریم (حرام ہونا) صرف لفظِ حرام پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس کے لئے بے شمار دوسرے الفاظ، دوسری تعبیریں، متعدد اسلوب اور مختلف قرینے ہیں۔ ان سب سے کسی کام کی ممانعت لازم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے حرام ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

تحریم شراب کے بارے میں احادیث نبویؐ

شریعت کے احکام جس طرح قرآنِ پاک سے اخذ کئے جاتے ہیں اسی طرح سنّتِ نبویؐ بھی احکام کے لئے دوسرا ماخذ ہے۔ قرآن اگر "وحیٔ متلو" ہے تو حدیث "وحیٔ غیر متلو" ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى -

(سورۃ النجم آیت ۳ و ۴)

"اور وہ (رسولِ پاکؐ) اپنی مرضی سے بات نہیں کرتے۔ یہ تو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔"

کلام اللہ میں احکام کا اجمالی بیان ہے اور احادیثِ نبویؐ میں ان کی تفصیلات بیان کر دی گئی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ کا ارشاد ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (سورۃ التوبہ آیت ۲۹)

"قتال کرو ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور یوم آخرت پر، اور اس کو حرام نہیں سمجھتے جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیہ مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح رسولِ کریمؐ بھی اشیاء کو حرام قرار دینے والے ہیں۔

اب ہم ذیل میں چند احادیث کا ذکر کرتے ہیں جن میں شراب کی حرمت کا ذکر ہے۔ ان احادیث کے مطالعہ سے قبل یہ نکات ذہن میں رکھیئے:

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے حرمتِ شراب کی تاکید قرآنِ پاک کی آیت کی قطعی تفسیر ہے۔ اور ایک قطعی چیز جب دوسری قطعی چیز کا ثبوت پیش کر دے تو یہ صداقت کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی حُرمت اس قدر سختی سے بیان فرمائی ہے کہ اس کا تھوڑا سا چکھ لینا بھی بہت پی لینے کی طرح حرام ہے۔ یہ حکم شراب کے نشہ آور ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ فقط اس کے نام کے سبب یا اس میں استعمال کئے گئے مواد کی وجہ سے۔

۳۔ نبی کریمؐ نے شراب کے پینے کے علاوہ دوسرے امور کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ مثلاً اس کا بنانا، پلانا، فروخت کرنا وغیرہ۔

۴۔ اس بات کو بھی واضح فرما دیا کہ اس حکم کی نافرمانی ایک گناہ کبیرہ ہے کوئی معمولی بات نہیں۔

۵۔ احادیث نبویؐ میں شراب نوشی کی سزا بھی مقرر کر دی گئی ہے اور یہ اسلامی حدود میں سے ایک حد ہے۔

اب ہم مختصراً ان احادیثِ مبارکہ کا ذکر کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ حرام ہونے کی تاکید

احادیثِ نبوی ﷺ کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شراب کے حرام ہونے کا ذکر کثرت اور تواتر کے ساتھ آتا ہے۔ اور تواتر کے ساتھ ان احکام کا وارد ہونا اس کے حرام ہونے کی قطعی دلیل ہے۔

سب سے اہم اور مشہور وہ حیرت انگیز اور عبرتناک واقعہ ہے جس میں صحابہ کرامؓ نے شراب کے حرام ہونے کا اعلان سنتے ہی جو کچھ بھی کہیں، کسی کے پاس، شراب موجود تھی فوری طور پر تلف کر دی۔ اور مدینہ پاک کی گلیوں میں شراب گندے پانی کی طرح بہنے لگی۔ ذیل میں اس روایت کا متن درج کیا جا رہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس حدیث کو امام بخاریؒ اور دوسرے محدثین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ: کنت ساقی القوم فی منزل ابی طلحہ وکان خمرھم یومئذ الفضیخ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا ینادی الا ان الخمر قد حرمت قال: فقال لی ابوطلحہ: اخرج فاھرقھا فخرجت فھرقتھا فجرت فی المدینۃ۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہؓ کے گھر ساقی کے فرائض انجام دے رہا تھا اور اس روز ان کا شراب الفضیخ تھا۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا اور اس نے ندا لگائی۔ خبردار! بیشک شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو طلحہؓ نے حکم دیا کہ شراب کو باہر نکال کر انڈیل دوں۔ چنانچہ میں باہر نکلا اور شراب انڈیل دی۔ شراب مدینہ شریف کی گلیوں میں بہنے لگی۔"

۲- تھوڑی شراب بھی حرام ہے

شراب کا تھوڑا سا بھی استعمال اسی طرح حرام ہے جس طرح زیادہ استعمال حرام ہے۔

اس کے حرام ہونے کا سبب اس کے نشہ آور ہونے کی خصوصیت سے ہے۔ نہ کہ اس کے نام کی وجہ سے۔

اگر تھوڑا استعمال کرنا جائز قرار دیدیا جاتا، یا اس کے نام کی وجہ سے حرام قرار دی جاتی تو پھر بھی اس حکم کی خلاف ورزی کے مواقع باقی رہتے، جس سے شرع کا مقصد پورا نہ ہوتا۔

امام احمد بن حنبلؒ اور ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ وغیرہ کی روایت ہے:

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔

"جس چیز کا زیادہ استعمال نشہ کر دے اس کا تھوڑا استعمال بھی حرام ہے۔"

اسی طرح بخاری شریف اور احادیث مبارکہ کی دوسری مشہور کتب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد مبارک بھی درج ہے:

کل مسکرٍ خمرٌ و کل مسکرٍ حرامٌ

"ہر نشہ آور شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث نے تحریم کی وجہ کو نام سے الگ کر دیا ہے تاکہ نام بدل دینے سے بھی شراب کے حلال سمجھنے کا امکان باقی نہ رہے اور قیامت تک کے لئے واضح ہو جائے کہ ہر نشہ آور مشروب اُس کا نام کچھ بھی رکھ لیں شراب ہے اور حرام ہے۔

ایک دوسری حدیث شریف میں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَیَشْرِبَنَّ النَّاسُ خَمْرًا یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا

"کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے"

مشہور محدث حضرت امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ان لوگوں کے بارے میں ایک الگ باب مقرر کر دیا ہے جو شراب کو حلال قرار دیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے۔

صحابہ کرام رض کو مکمل طور پر معلوم تھا کہ کون کون سی اجناس سے شراب بنائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا "بیشک شراب کو حرام قرار دیا جا چکا ہے اور اس کو انگور، کھجور، جَو، گندم اور شہد سے بنایا جاتا ہے" (دوسری روایت میں مکئی کا بھی ذکر ہے) پھر فرمایا "اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل اور مخمور کر دے"۔

ان تمام روایتوں سے واضح ہوا کہ شراب کی تمام اقسام حرام ہیں اور حرام ہونے کی وجہ اس کا نشہ آور ہونا ہے۔

۳۔ شراب کے دوسرے محرمات | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کی لعنت ہو شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اور جس کے لئے فروخت کی جائے اس پر، کشید کرنے والے پر، اور جس سے کشید کی جائے، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھا کر لے جایا جائے، نیز اس کی قیمت کھانے والے پر"

ایک دوسری روایت میں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں ملوث دس افراد پر۔ اس کے کشید کرنے والے پر، اور جس چیز سے کشید کیا جائے، اس کے پینے والے پر، اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھا کر لے جایا جائے، پلانے والے پر اور بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اور جس کے لئے خریدی جائے اس پر" (ابن ماجہ اور ترمذی)

عموماً سوال کیا جاتا ہے کہ شراب پینے والوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟ تو اس سلسلے میں بھی مسند امام احمد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز نہ بیٹھے اس مجلس میں جس میں شراب پی جاتی ہو"

۴۔ شراب پینا گناہ کبیرہ ہے

شراب کے کبیرہ گناہ ہونے کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہے کیونکہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ شراب سے منع کے لئے "اجتناب" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو کہ واضح طور پر تحریم کا صیغہ ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل وضاحت کے ساتھ ذکر کیا جا چکا ہے۔ عربی زبان میں اجتناب کی حقیقت دُوری ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ ہر مسلمان حرام چیز سے دُور رہے۔ یہاں تک کہ اگر حرام ایک طرف ہو تو مسلمان دوسری طرف رہے۔

۲۔ شراب کا ذکر قمار بازی (جُوئے) اَنصاب اور اَزلام کے ساتھ وارد ہونا بلکہ ان سے پہلے مذکور ہونا اس کے حرام ہونے کا کھُلا ثبوت ہے۔

۳۔ قرآنِ کریم میں اس کا نام "رجس" بیان کیا گیا ہے اور رجس گندگی کو کہتے ہیں۔ کون ذی شعور مسلمان گندگی کو پینا گوارا کرے گا؟

۴۔ شراب عملِ شیطان ہے۔ مسلمان کے لئے کسی صورت میں شیطانی عمل گوارا نہیں ہو سکتا۔

۵۔ ارشادِ الٰہی ہے کہ شیطان شراب اور جُوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکنا چاہتا ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ھَلْ اَنْتُمْ مُنْتَھُوْنَ "کیا تم پھر بھی باز نہ آؤ گے"؟
علمائے کرام کا قول ہے کہ اس سوال میں بہت سخت وعید ہے اسی لئے جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فوراً اعلان کیا۔
اَنْتَھَیْنَا یَا رَبِّ "اے ہمارے پروردگار ہم باز آگئے"

۷۔ حرمتِ شراب والی آیت کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واحذروا فان
تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ
المبین۔ (سورۃ المائدہ آیت ۹۲)

"اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی، اور (ہر برائی سے) بچ کے رہو۔ اگر تم نے (فرمانِ الٰہی سے) منہ موڑ لیا، تو جان رکھو بے شک ہمارے رسول کے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔"

۸۔ جہاں تک احادیث نبوی کا تعلق ہے تو ان میں بھی شراب کو گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت موجود ہے، کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"کوئی زانی اس حال میں زنا نہیں کرتا کہ جب وہ زنا کر رہا ہو تو وہ مومن بھی ہو، اور کوئی چور چوری نہیں کرتا کہ جب وہ چوری کرے تو وہ مومن بھی ہو۔ اور کوئی شخص اس حال میں شراب نہیں پیتا کہ جب شراب پی رہا ہو تو اس میں ایمان بھی موجود ہو۔"

یا بالفاظِ دیگر زنا، چوری اور شراب نوشی کے ساتھ ایمان نہیں رہتا اور یہ حقیقت تو سب کو معلوم ہے کہ چوری اور زنا کبیرہ گناہ ہیں۔ اور شرع کی طرف سے ان جرائم پر حد کا مقرر کیا جانا ان کے کبیرہ گناہ ہونے کی ایک مزید دلیل ہے۔

شراب نوشی کے گناہ کبیرہ ہونے اور اس سے کامل طور پر بچ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے کے ضمن میں اور بھی بہت سی احادیث موجود ہیں۔ یہاں اُن کے بیان کی جگہ نہیں۔

۵۔ شراب نوشی پر حدِ شرعی

شریعت نے شراب پینے والوں پر حد مقرر کی ہے اور یہ مزید دلیل ہے، اس کے حرام ہونے کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی سزا چالیس کوڑے رکھی تھی۔

اس بارہ میں فقہائے کرام کے اقوال مختلف ہیں۔ فقہائے اسلام نے شراب نوشی کی سزا چالیس سے اسی کوڑوں تک بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دنیا و آخرت کی رُسوائی سے بچائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلی آلہ واصحبہ اجمعین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب کی حقیقت و مضرات

از: ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی

اقتباسات از "مجلہ" عالمی ادارہ اشاعتِ علوم اسلامیہ ملتان

(جلد ۱۳ شمارہ ۲)

شراب کی اقسام

شراب میں الکحل ہی وہ محلل ہے جو کیف و سرور یا نشہ کی کیفیت اس کے استعمال کنندہ پر طاری کرتی ہے مختلف ارتکاز کی الکحل مختلف قسم کی شرابوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ کچھ اقسام کی شرابوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ جن کے سامنے الکوحل کی ارتکاز فی صد حجم بہ حجم تحریر ہے۔

(وہسکی) ۴۰٪	(جن) ۵۱-۵۹٪	(واٹ ۵۹) ۹-۱۳٪
(رم) ۵۱-۵۹٪	(واکر) ۴۰-۵۰٪	(برانڈی) ۴۰-۵۰٪
(پورٹ) ۲۰٪	(شیری) ۲۰٪	(مے ڈیرا) ۱۸٪
(کلے رٹ) ۸-۱۲٪	(شمپین) ۱۰-۱۳٪	(سی ڈر) ۱۰٪
(ایل) ۳-۷٪	(پورٹر) ۳-۷٪	(بیئر) ۲-۴٪
(باکس) ۹-۱۳٪	(ایلی زبتھ) ۹-۱۲٪	(کومیس) ۱-۳٪

شراب کے نقصانات

آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ الکحل کے اثرات جسم کے مختلف حصوں پر کیا ہوتے ہیں۔

چند قطرے الکحل کے پانی میں حل کر کے پینے سے نظام انہضام کا عمل تیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیز ہو جاتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے، غذا کو ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے مگر مسلسل استعمال سے معدہ کی جھلی متورم ہو جاتی ہے اور سوزش بڑھتی ہے۔ چھوٹی آنت تک آتے آتے الکحل دوران خون میں داخل ہو جاتی ہے۔

جگر پر الکحل کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جگر کے افعال میں اضمحلال پیدا ہوتا ہے اور جگر کے خلیوں میں چکنائی کے انحطاطی ردِ عمل شروع ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد متواتر استعمال سے ان خلیوں میں انحطاط کی شدت ہوتی ہے۔

شراب زود یا بدیر چند خصوصی نوعیت کی ہیجانی کیمیائی کی متعدد بیماریوں کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ دورانِ خون میں اس کے اثرات انعکاسی افعال کی شکل میں رونما ہوتے ہیں، جن سے حرکت قلب بڑھ جاتی ہے اور خون کی نالیوں کا پھیلاؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔

الکوحل کے جسم کے اندر جذب ہونے سے انسان کو گرمائی کا احساس ضرور ہوتا ہے، جس سے اعضا میں تشنج بڑھ جاتا ہے اور زیادہ جذباتی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

اس کے بعد عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، غنودگی طاری ہونے لگتی ہے۔ اور خون کا دباؤ گر جاتا ہے۔ اعصاب پر بھی انحطاطی عمل شروع ہو جاتا ہے۔

زیادہ مقدار میں استعمال سے جلد ہی اعصابی کیفیت نمودار ہوتی ہے جبکہ کم مقدار اور ہلکے ارتکاز کی الکوحل سے یہ کیفیت کم ہوتی ہے۔

بہرحال ارتکاز اور مقدار کے بموجب سب سے پہلے قوتِ فیصلہ پر اثر انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے، جس کی وجہ سے شرابی (تاوقتیکہ عادی نہ ہو) لڑکھڑانے لگتا ہے۔ جسمانی حرکات سے گرفت اٹھنے لگتی ہے۔ کبھی ہنستا ہے، کبھی چیختا ہے، کبھی روتا ہے۔ طرزِ کلام عام انسانوں سے یکسر مختلف ہوتا ہے، اور کبھی کبھی لوبل و براز اعصابی کنٹرول سے بے قابو ہو جاتے ہیں۔

بیشتر جسمانی حرکات دماغ کے تابع ہوتی ہیں، مگر بہت سی حرکات خودکار بھی ہوتی ہیں اور بعض حرام مغز کے تحت ہوتی ہیں۔ مرکزی نظام اعصابی معطل ہو جانے سے ایک ضرب جو عام انسانوں کے لئے شدید یا مہلک ہو سکتی ہے۔ ایک شرابی اس کے احساس سے قاصر رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شراب نوشی کے بعد ایک کار یا ٹرک کا ڈرائیور قوتِ فیصلہ کی گرفت سے باہر ہو کر گاڑی چلاتے وقت یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا کنٹرول گاڑی پر پہلے سے زیادہ اچھا ہو گیا ہے۔ اور مے نوشی کے بعد ڈرائیونگ میں وہ ایسے ایسے خطرات کی پرواہ کئے بغیر چلتا ہے جتنا کہ وہ بغیر مے نوشی کے ہرگز ہرگز نہیں چلا سکتا تھا۔ جس کی وجہ صرف اعصاب کے اور اعضاء کے کنٹرولنگ سنٹر کے باہمی رابطہ کا قطع ہو جانا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس قسم کے حادثات رونما ہوتے ہیں۔

شراب اور دوبات میں

ہمارے گردوپیش کی دنیا میں ایک ایسا نظام معاشرت نہ صرف عملاً ہم پر محیط ہے۔ بلکہ ہمارے دل و دماغ پر اس کے اصول یا نظریات اس طرح چھا گئے ہیں کہ ہم جب کسی معاشرتی، اقتصادی، بین الاسلامی یا بین الاقوامی سطح پر سوچتے بھی ہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نقطۂ نظر کا نقطہ انعکاس وہی ہوتا ہے جو مغربی اقوام نے ہم پر مسلّط و منضبط کر دیا۔ ہمارے ذہن، چال چلن، تہذیب و تمدن، اخلاق و عادات، بحث و تحقیق، جواز و عدم جواز کے اصول و نظریات بھی دلوں سے محو خرام ہیں۔ یہ طریقۂ سوچ جن نتائج پر منتج ہوتا ہے وہ اصولاً غلط ہیں۔

اب اگر کسی مسئلہ پر مغربیت کے اصول و نظریات کی عینک چڑھا کر اسلام کے معاشرتی احکام میں کسی حکم پر نظر ڈالی جائے تو لا محالہ پردۂ بصارت پر اس کا عکس اسی انداز سے پڑتا ہے جتنا محدب شیشہ عینک میں استعمال ہوا ہے۔ ایلوپیتھی طریقہ علاج میں ان افکار کی علّت و حرمت کو معاشرتی مفکرین و فرنگی اساتذۂ طب نے احکامات قرآن و سنّت نبوی سے بے بہرہ ہو کر اپنی اغراض و مصالح سے طریقہ علاج کے ذریعہ ہمیں اساسِ اسلام کے فرامین سے بیگانہ کر دیا ہے۔

مروجہ ایلوپیتھی میں جتنے بھی ٹنکچر، اکوا اور اسپرٹ جو ادویات میں مکسچر بنانے کے کام آتے ہیں، ان سب میں الکحل کا استعمال رائج ہے۔ اس کے علاوہ چند روزمرہ کی ادویات جن کی فہرست اور الکحل کی مقدار بھی آپ کی اطلاع کے لئے مرقوم ہے۔ حسبِ ذیل ہے:

(ل) طاقت کی ادویات میں الکحل کی مقدار:

(بی جی فاس) ۱۱ ٪ (واٹربری کمپاؤنڈ) ۵ء۹ ٪ (گرائپ واٹر) ۴ ٪

(ریٹیالوژن) ۱۶ ٪ (بی کمپلیکس کمپاؤنڈ شربت لی ڈرلے کمپنی) ۲۰ ٪

(وائی برونا) ۱۸ ٪ (ون کارنس) ۲۲ ٪ (فاسفولیسی تھن) ۱۴ ٪ (لیپا چیری شربت) ۵ ٪

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) زکام وکھانسی کی ادویات میں الکوحل کی مقدار :

(کوریبان کف سیرپ فائی زر کمپنی) ۵ء۷ % (ڈائی فن ہائیڈرامین، پارک ڈیوس کمپنی)

(سائی ٹریکس ایبٹ کمپنی) ۵ %

اوّل نمبر ادویات کا استعمال میں طاقت کا جزو سوائے الکحل کے اور کیا ہے۔ جسے ہم خود کو طاقتور بنانے یا سردی سے بچنے کے لئے پیتے ہیں اور اس حدیث کو بھول جاتے ہیں کہ جب رسول اکرمﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سردی میں ہم شراب استعمال کریں۔ آپ نے انکار کر دیا۔ (مسند احمد۔ بخاری، مسلم)

دوم نمبر ادویات زکام وکھانسی میں استعمال ہوتی ہیں۔ کیا الکحل کے استعمال کے بغیر کھانسی رفع نہیں ہو سکتی، کیا رسول پاکﷺ نے نہیں فرمایا کہ "شراب علاج نہیں خود بیماری ہے اور ہرگز استعمال نہ کرو۔" (بخاری۔ کتاب الحدود)

ان کے علاوہ ہومیو پیتھی میں تو تقریباً تمام ادویات میں الکحل ہوتی ہے۔ چاہے وہ ایک قطرہ بھی کیوں نہ ہو۔ "حرام شے حرام ہے۔" (ترمذی)

ایک مشہور ماہر غذائیات کی رائے

ایک مشہور ماہر غذائیات پروفیسر شعلیڈر نے اعداد و شمار کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ترقی یافتہ مغربی معاشروں میں جتنے جان لیوا امراض موجود ہیں وہ شراب نوشی کا نتیجہ ہیں۔ ان پروفیسر صاحب نے تو یہاں تک کہا ہے کہ پھیپھڑے اور زبان کے سرطان کا بڑا سبب تمباکو نوشی کو سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ شراب زیادہ بڑا سبب ہے اور جو تمباکو نوش سرطان میں مبتلا ہوتے ہیں وہ شراب نوش بھی ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پروفیسر صاحب کا تجزیہ یہ ہے کہ مغربی معاشروں میں جو مادی خوشحالی آئی ہے اس نے شراب کا چسکا لگایا ہے اور اسی نے ایسی پُرتکلف غذاؤں کا استعمال بڑھا ہے۔ جو دل، جگر، معدے، دورانِ خون، ذیابیطس اور گنٹھیا کے امراض کا باعث بن گئی ہیں۔ الغرض روپے پیسے اور مادی وسائل کی فراوانی نے انسان کو ایسی علتوں کا شکار بنا دیا ہے جو نہ صرف جان لیوا امراض کو جنم دیتی ہیں بلکہ معاشرتی اعتبار سے بھی سنگین نتائج کی حامل ہوتی ہیں

شراب کے خلاف ردِّ عمل

مغربی ممالک میں مے نوشی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ صاحبانِ عقل و خرد کے لئے یہ ایک مصیبت بن گئی ہے۔ کثرت سے جنسی بے راہروی کے واقعات اور ڈرائیونگ کے حادثات نے ان کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ اگر وہ اسی نہج پر چلتے رہے تو معاشرتی اور سماجی قباحتوں اور مشکلات سے مفر نہیں۔ چند ممالک نے اس پر کنٹرول کے لئے مختلف طریقوں سے گرفت پانے کے اسباب تلاش کئے ہیں۔

کینیڈا نے شراب اور لائسنسنگ ایکٹ باب ۸۔۳ صفحہ ۲۳۵-۲۵۹ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۷۵ء دفعات ۳۹ اور ۴۰ کے تحت شراب کی فروخت پر پابندی لگا دی ہے کہ کوئی شراب فروش نابالغ کو شراب فروخت نہیں کر سکتا۔ معالج کے اجازت نامے کے باوجود بغیر کسی سرپرست کے کسی ایسے شخص کو شراب فروخت نہیں کر سکتا جو عمر میں کم معلوم ہو۔ ایسا کرنے والا اس دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا۔

امریکہ کے ایک اور ملک کوسٹاریکا نے قانون نمبر ۳۱۴۷ ایس پی ایس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مورخہ ۷رمئی ۱۹۷۴ء کے تحت ایک نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الکوحل ازم قائم کیا ہے۔ اس قانون کے تحت اس انسٹی ٹیوٹ کے حسب ذیل کام ہیں :

۱- شراب اور معاشرہ کے حالات پر ریسرچ کرنا۔

۲- شراب کی روک تھام اور فروخت کرنے پر کنٹرول۔

۳- شراب کی بڑھتی ہوئی شدت کو معاشرہ میں روکنا اور معاشرہ کی نفسیاتی، حیاتی اور معیشی پہلوؤں پر ریسرچ کرنا۔

۴- شراب کی عادت چھڑانے کے لئے ایسے ادارے قائم کرنا جہاں شراب پینے والوں کا علاج نہ ہو سکے۔

قانون ۴۰۴۸ ایس پی پی ایس مورخہ ۲۶راگست ۷۴ء کے تحت کوسٹاریکا میں قانوناً شراب کے طریقۂ تشہیر پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الکوحل ازم کو اختیارات دیئے گئے کہ اس کی تشہیر کے فنی پہلوؤں پر غور کرے اور پابندی کے عمل کی تجویزوں پر عمل درآمد کروائے۔

فن لینڈ میں قانون نمبر ۱۰۳۸ مورخہ ۲۱ردسمبر ۱۹۷۴ء کو شراب نوشی کی وجہ سے بیماریوں کے طریقۂ علاج پر عمل درآمد کرتے ہوئے پہلی مرتبہ دفعات مرتب کی گئیں اور یہ لازم قرار دیا کہ بجائے ایک علیحدہ ادارہ قائم کرنے کے موجودہ ہسپتالوں اور علاج گاہوں میں ایسے مریض کو جو شراب کے عادی ہوں، داخل کیا جائے اور ادارہ سماجی فلاح و بہبود ایسے اشخاص کی نگہداشت کرے۔

یو۔ایس اے میں بیوریو آف نارکوٹکس ایکٹ مورخہ ۲۷ردسمبر ۱۹۷۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمیم شدہ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۰ء کے تحت ایک دفعہ ۳۰۴ میں انسانی فلاحی ریسرچ کمیٹی قائم کی گئی، جس کو منشیات، الکحل کے تیار کردہ مشروبات کے کنٹرول اور روک تھام کی تدبیر سے متعلقہ مشاورتی کونسل سے رابطہ کر کے متعدد دفعات کے تحت اس پر پابندیاں لگائی گئیں۔ بہرحال یہ تمام اسکیمیں اور قراردادیں معاشرہ کے روبصحت ہونے کی نشانیاں ہیں۔

اسلام نے تو پہلے ہی اس شے کو نجس قرار دیا ہے۔ اگر اسلامی احکام و فرامین پر عمل کیا جائے تو بعد میں اس ناپاک چیز کے شاخسانوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو گی۔

www.KitaboSunnat.com

نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فون: ۳۰۴۱۰۴

مسلم اکادمی

۲۹ محمد نگر۔ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

اپنے موضوع پر

احادیث نبوی کا ایک منفرد مجموعہ

طبِ نبوی

صحت، حفظانِ صحت، بیماری، اور بیماری کا فلسفہ، علاج اور پرہیز، معالجاتِ نبوی، طبِ عوام، آنحضرت کی غذائیں، اور قرآن و حدیث میں مذکورہ دوائیں اور غذائیں، طب سے متعلق احادیثِ نبوی اس کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں

فہرست کتب اور اہم مطبوعات کا تعارف نامہ

خط لکھ کر حاصل کیجیے

ہماری مطبوعات اردو بازار میں مندرجہ ذیل ادارہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں

پاک مسلم اکادمی

الفضل مارکیٹ ۱۷- اردو بازار، لاہور